اعتکاف

غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری حفظہ اللہ

اللہ کی عبادت کے لئے کسی مسجد میں مقیم ہو جانے کا نام اعتکاف ہے، ہمارے ہاں یہ تصور پایا جاتا ہے کہ شاید گھر یا کسی بھی جگہ مقیم ہو جانے سے اعتکاف ہو جائے گا، یہ تصور درست نہیں ہے، مرد ہو یا عورت، اعتکاف مسجد کے ساتھ خاص ہے۔ اور اعتکاف ہر مسجد میں ہو سکتا ہے۔

① اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَأَنْتُمْ عَاكِفُونَ فِي الْمَسَاجِدِ﴾(البقرة : ١٨٧)

''تم مسجد میں اعتکاف کر رہے ہو۔''

امام مالک بن انس رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

عَمَّ اللّٰهُ الْمَسَاجِدَ كُلَّهَا وَلَمْ يَخُصَّ شَيْئًا مِنْهَا .

''اللہ تعالیٰ نے تمام مسجدوں کو شامل کیا ہے، کسی مسجد کو خاص نہیں کیا۔''

(مؤطأ الإمام مالك :313/1)

امام بخاری رحمہ اللہ اسی آیت سے استدلال کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

اَلِاعْتِكَافُ فِي الْمَسَاجِدِ كُلِّهَا .

''تمام مساجد میں اعتکاف (کا بیان)''

(صحيح البخاري، قبل الحديث : 2025)

امام ابن منذر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

اَلْاِعْتِکَافُ جَائِزٌ فِي جَمِیعِ الْمَسَاجِدِ عَلٰی ظَاهِرِ الْآیَةِ .

''آیت کے ظاہر سے معلوم ہوتا ہے کہ اعتکاف تمام مساجد میں جائز ہے۔''

(الإشراف علی مذاهب العلماء : 160/3)

② سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جُعِلَتْ لِيَ الْأَرْضُ مَسْجِدًا وَّطَهُورًا .

''میرے لیے زمین کو مسجد اور پاکی کا ذریعہ بنا دیا گیا ہے۔''

(صحیح البخاري : 335، صحیح مسلم :521)

اس حدیث کے تحت علامہ ابن حزم رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

بِمَعْنٰی أَنَّهٗ تَجُوزُ الصَّلَاةُ فِیهِ، وَإِلَّا فَقَدْ جَاءَ النَّصُّ وَالْإِجْمَاعُ بِأَنَّ الْبَوْلَ وَالْغَائِطَ جَائِزٌ فِیمَا عَدَا الْمَسْجِدَ، فَصَحَّ أَنَّهٗ لَیْسَ لِمَا عَدَا الْمَسْجِدِ حُکْمُ الْمَسْجِدِ، ...... فَصَحَّ أَنْ لَا اعْتِکَافَ إِلَّا فِي مَسْجِدٍ .

''اس حدیث کا معنی یہ ہے کہ پوری زمین میں نماز جائز ہے، ورنہ تو نص اور اجماع سے ثابت ہے کہ پیشاب و پاخانہ مسجد کے علاوہ ہر جگہ جائز ہے، لہٰذا یہ بات درست ہے کہ مسجد کے علاوہ مقامات کا مسجد والا حکم نہیں ہے، یہ بھی درست ہے کہ مسجد کے علاوہ کہیں اعتکاف نہیں۔''

(المحلّٰی بالآثار : 428/3)

③ امام زہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لَا اعْتِكَافَ إِلَّا فِي مَسْجِدِ جَمَاعَةٍ، يُجْمَعُ فِيهِ .

''اعتکاف صرف اس مسجد میں ہو سکتا ہے، جس میں نماز باجماعت کا اہتمام ہو۔''

(مصنف ابن أبي شيبة : 90/3، وسندهٗ صحيحٌ)

④، ⑤ امام حکم بن عتیبہ اور امام حماد بن ابی سلیمان رحمہما اللہ فرماتے ہیں:

لَا يُعْتَكَفُ إِلَّا فِي مَسْجِدٍ يَجْمَعُونَ فِيهِ .

''اعتکاف صرف اس مسجد میں کیا جا سکتا ہے، جس میں لوگ باجماعت نماز پڑھتے ہوں۔''

(مصنف ابن أبي شيبة : 91/3، وسندهٗ صحيحٌ)

⑥ امام ابوجعفر باقر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لَا اعْتِكَافَ إِلَّا فِي مَسْجِدٍ يُجْمَعُ فِيهِ .

''اعتکاف صرف اس مسجد میں جائز ہے، جس میں نماز باجماعت کا اہتمام ہو۔''

(مصنف ابن أبي شيبة : 91/3، وسندهٗ صحيحٌ)

⑦ امام عروہ بن زبیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لَا اعْتِكَافَ، إِلَّا فِي مَسْجِدِ جَمَاعَةٍ .

''اعتکاف اس مسجد میں درست ہے، جس میں نماز کی جماعت ہوتی ہو۔''

(مصنف ابن أبي شيبة : 91/3، وسندهٗ صحيحٌ)

⑧ ایوب سختیانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

إِنَّ أَبَا قِلَابَةَ اعْتَكَفَ فِي مَسْجِدِ قَوْمِهٖ .

''امام ابوقلابہ رحمہ اللہ نے اپنے علاقے کی مسجد میں اعتکاف کیا۔''

(مصنف ابن أبي شيبة : 89/3، وسندهٗ صحيحٌ)

⑨ امام ابراہیم نخعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لَا بَأْسَ بِالِاعْتِكَافِ فِي مَسَاجِدِ الْقَبَائِلِ .

''قبائل کی مساجد میں اعتکاف کرنے میں کوئی حرج نہیں۔''

(مصنف ابن أبي شيبة : 90/3، وسندهٗ صحيحٌ)

⑩ امام مالک بن انس رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

اَلْأَمْرُ عِنْدَنَا الَّذِي لَا اخْتِلَافَ فِيهِ، أَنَّهٗ لَا يُكْرَهُ الْاعْتِكَافُ فِي كُلِّ مَسْجِدٍ يُجَمَّعُ فِيهِ .

''ہمارا اتفاقی مسئلہ ہے کہ جس مسجد میں جمعہ ہوتا ہے، اس میں اعتکاف کرنا مکروہ نہیں ہے۔''

(مؤطأ الإمام مالك :313/1)

تنبیہ:

① سیدنا حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَا اعْتِكَافَ إِلَّا فِى الْمَسَاجِدِ الثَّلَاثَةِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَسْجِدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَسْجِدِ بَيْتِ الْمَقْدِسِ .

''اعتکاف صرف تین مسجدوں میں ہی جائز ہے؛① مسجد حرام، ② مسجد نبوی، ③ مسجد بیت المقدس (اقصیٰ)۔''

(شرح مشكل الآثار : 201/7، ح :2771، السنن الكبرىٰ للبيهقي : 519/4)

اس کی سند ضعیف ہے، سفیان بن عیینہ مدلس ہیں، سماع کی تصریح نہیں کی۔

امام ابوحاتم رازی رحمہ اللہ سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ کی تدلیس کو مضر سمجھتے تھے۔

(علل ابن أبي حاتم :488/1)

لہٰذا حافظ ذہبی رحمہ اللہ (سیر اعلام النبلاء:۸۱/۱۵) کا اسے ''صحیح'' کہنا درست نہیں۔

امام طحاوی رحمہ اللہ نے منسوخ قرار دیا ہے۔

(شرح مشكل الآثار : 20/4)

اس روایت پر متقدمین ائمہ میں سے کسی نے عمل نہیں کیا۔ بلکہ سارے مسلمان متفق نظر آتے ہیں کہ اعتکاف کسی بھی مسجد میں ہوسکتا ہے۔

③ سیدنا خزیمہ رضی اللہ عنہ کا قول (مصنف عبدالرزاق :۸۰۱۴) عبدالرزاق اور سفیان ثوری کی تدلیس کی وجہ سے ضعیف ہے۔ نیز دوسرا قول (مصنف عبد الرزاق : ۸۰۶۱) عبدالرزاق اور سفیان بن عیینہ کی تدلیس کی وجہ سے ضعیف ہے۔

④ سعید بن مسیّب کے قول (ابن ابی شیبہ:۹۰/۳) میں قتادہ مدلس ہیں۔

⑤ عطاء بن ابی رباح کا قول (مصنف عبدالرزاق :۸۰۱۹) عبدالرزاق کی تدلیس کی وجہ سے ضعیف ہے۔